سورۃ آل عمران

آیات ۱۳۸ - ۱۳۰

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَاۡكُلُوا الرِّبٰٓوا اَضۡعَافًا مُّضٰعَفَةً ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ
تُفۡلِحُوۡنَ ۚ ۝١٣٠ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىۡۤ اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِيۡنَ ۚ ۝١٣١ وَاَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ
لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۚ ۝١٣٢ وَسَارِعُوۡۤا اِلٰى مَغۡفِرَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَجَنَّةٍ عَرۡضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ
الۡاَرۡضُ ۙ اُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ۙ ۝١٣٣ الَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالۡكٰظِمِيۡنَ
الۡغَيۡظَ وَالۡعَافِيۡنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۚ ۝١٣٤ وَالَّذِيۡنَ اِذَا فَعَلُوۡا
فَاحِشَةً اَوۡ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسۡتَغۡفَرُوۡا لِذُنُوۡبِهِمۡ ۖ وَمَنۡ يَّغۡفِرُ
الذُّنُوۡبَ اِلَّا اللّٰهُ ۖ ۚ وَلَمۡ يُصِرُّوۡا عَلٰى مَا فَعَلُوۡا وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ۝١٣٥ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمۡ
مَّغۡفِرَةٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَجَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ وَنِعۡمَ اَجۡرُ
الۡعٰمِلِيۡنَ ؕ ۝١٣٦ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ سُنَنٌ ۙ فَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا كَيۡفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِيۡنَ ۝١٣٧ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوۡعِظَةٌ لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۝١٣٨

آل عمران
اہل کتاب کو دعوت اسلام
امتِ مسلمہ کو باہمی اتحاد اور تنظیمی ہدایات
1
آیت 1-32
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب کی تمہید اور اسلام کی دعوت
2
آیت 33 - 63
نصاریٰ سے براہ راست خطاب -(۹ ہجری میں) قصہ مریمؑ اور زکریاؑ عقیدۂ تثلیث کا ابطال
3
آیت 64 - 101
مسلمانوں کو اہل کتاب کے شر سے آگاہ اور خبردار کیا گیا ہے
4
آیت 102- 120
مسلم امہ سے خطاب عمومی، اصولی اور تنظیمی ہدایات
5
آیت 121- 189
غزوۂ احد، اس کے بعد کی سنگین صورتحال پر تبصرہ اور ہدایات
6
آیت 190-200
اختتامیہ
سورت کے مضامین کا خلاصہ
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب
امتِ مسلمہ سے خطاب

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝١٣٠

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اے لوگو! جو ایمان لائے

لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا - نہ تم کھاؤ سود

اَضْعَافًا - کئی گنا (ہوتے ہوئے)

أَضْعاف۔ضِعْف کی جمع (دوگنا) | أَضْعاف کئی گنا

مُّضٰعَفَةً - کئی گنا بڑھا ہوا

ضَاعَفَ يُضَاعِف، مُضاعَفةً گنوں میں بڑھانا، multiply کرنا (III)

اسکا مفعول مضاعف کئی گنا بڑھا ہوا | وہ اضعاف جو مضاعف ہے | سُود در سُود

وَاتَّقُوا اللّٰهَ - اور تقویٰ اختیار کرو اللہ کا

لَعَلَّكُمْ - شاید کہ تم

تُفْلِحُوْنَ - فلاح پاؤ

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

وَاتَّقُوا النَّارَ - اور تم بچو اس آگ سے جو

الَّتِيْٓ - جو

اُعِدَّتْ - تیار کی گئی

أَعَدَّ يُعِدُّ ، إعدادًا - تیار کرنا (IV)

لِلْكٰفِرِيْنَ - انکار کرنے والوں کے لیے

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ - اور تم اطاعت کرو اللہ کی

وَالرَّسُوْلَ - اور رسولؐ کی

لَعَلَّكُمْ - شاید کہ

تُرْحَمُوْنَ - تم لوگ رحم کیے جاؤ

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَأْكُلُوا۟ ٱلرِّبَوٰٓا۟ أَضْعَٰفًا مُّضَٰعَفَةً ۖ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُونَ ۝١٣٠ وَٱتَّقُوا۟ ٱلنَّارَ ٱلَّتِىٓ أُعِدَّتْ لِلْكَٰفِرِينَ ۝١٣١ وَأَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝١٣٢

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، یہ بڑھتا اور چڑھتا سود کھانا چھوڑ دو اور اللہ
سے ڈرو، امید ہے کہ فلاح پاؤ گے۔
اس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے مہیا کی گئی ہے
اور اللہ اور رسول کا حکم مان لو، توقع ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا

O ye who believe! Devour not usury, doubled and multiplied; but fear Allah; that ye may (really) prosper.

And ward off (from yourselves) the Fire prepared for disbelievers. And obey Allah and the Messenger; that ye may obtain mercy.

محمد اقبال

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۖ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾

سود پر کلام کا محل !

- اس آیت میں سود کی مذمت اور ممانعت ہے - اس سے پہلے جنگِ احد کے واقعات کا ذکر، ان ۹ آیات کے بعد پھر از سر نو جنگ احد کا تذکرہ ہے۔
- یہ 9 آیات دراصل مسلمانوں کے لیے چند اقتصادی، اجتماعی، اور تربیتی پروگراموں پر مشتمل ہیں
- اسلامی نظام حیات پوری انسانی شخصیت اور اس کے تمام احوال اور تمام حالات پر محیط ہے یہ انسانی زندگی اور اس کی سرگرمیوں کو ایک جامع نقطہ نظر سے دیکھتا ہے، انسانی نفس کے ہر پہلو کو اپنی گرفت میں لیتا ہے، وہ جماعت مسلمہ کی زندگی کو پوری طرح منظّم کرتا ہے
- قرآن کے اس اسلوب کی حکمت- (کہ ایک سلسلہ کلام میں بظاہر کوئی غیر متعلق بات کا ذکر) :

⇦ قرآن معروف معنوں میں ایسی کتاب نہیں جس کے عنوانات ابواب اور فصول میں تقسیم کیے ہوئے ہوں اور پھر ان عنوانات میں ایک خاص ربط ملحوظ رکھا گیا ہو- بلکہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے جو تیئیس سال کی مدت میں مختلف تربیتی ضروریات کے مطابق مختلف اوقات و مقامات میں قسط وار نازل ہوتی رہی جیسے جیسے انسانی زندگی کو ہر طرح کے مسائل میں رہنمائی کی ضروت ہوئی یہ رہنمائی اترتی رہی (جیسے ایک ہی دن میں بیک وقت، اقتصادی مسئلہ، نکاح کا، حقوق کا، جنگ وغیرہ کا)

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَأْكُلُوا۟ ٱلرِّبَوٰٓا۟ أَضْعَٰفًا مُّضَٰعَفَةً ۖ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿١٣٠﴾

- سود کی مذمت و ممانعت
- قرآن حکمت - معاشرے کی ایسی برائیاں جن کی جڑیں گہری ہو چکی ہیں ان کے بیخ کنی کرنے کے لیے قرآن آہستہ آہستہ زمین ہموار کرلیتا ہے- سود بھی ان میں سے ایک ہے
- سود بھی ایک ایسی لعنت تھی جس میں دنیائے عرب زمانہ جاہلیت میں پوری شدت سے ملوث تھی
- سود کی اس لعنت کو ختم کرنے کے لیے حرمت کا حکم قرآن میں چار مراحل میں بیان کیا گیا ہے :

1. سود کے بارے میں پہلا حکم - (مکی دور میں)، سورۃ روم آیت ۳۹ میں جو ایک اخلاقی نصیحت پر مشتمل: وَمَا آتَيْتُم مِّن رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوا عِندَ اللَّهِ.... جو سُود تم دیتے ہو تاکہ لوگوں کے اموال میں شامل ہو کر وہ بڑھ جائے، اللہ کے نزدیک وہ نہیں بڑھتا...
2. دوسرا حکم - سورۃ نساء آیت ۱۶۱ میں یہود کی غلط رسوم و عادات پر تنقید کرتے ہوئے ان کی سود خوری کا ذکر -وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا۟ عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا - اور وہ سود لیتے ہیں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا، اور لوگوں کے مال ناجائز طریقوں سے کھاتے ہیں، ہم نے بہت سی وہ پاک چیزیں ان پر حرام کر دیں جو پہلے ان کے لیے حلال تھیں، اور جو لوگ اِن میں سے کافر ہیں ان کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾

3. تیسرا حکم - سورۃ آلِ عمران آیت ۱۳۰ میں (زیرِ بحث آیت) سود اور اس کی ایک قبیح قسم کا ذکر

4. چوتھا حکم اور آخری حکم - یہ قطعی حرمت کا حکم ہے سورۃ بقرہ کی آیت ۲۷۵-۲۷۹ میں – ہر طرح کی سود خوری سے ممانعت کا اعلان کیا گیا ہے اور اسے خدا سے جنگ کرنے کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔
والَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لاَ يَقُومُونَ إِلاَّ كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ.... مگر جو لوگ سود کھاتے ہیں، اُن کا حال اُس شخص کا سا ہوتا ہے، جسے شیطان نے چھو کر باؤلا کر دیا ہو.......

- اس آیت میں سود کی قبیح ترین قسم کی حرمت کی طرف اشارہ ہوا ہے اور اَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً (سود در سود) کی تعبیر موجود ہے یعنی سود مت کھاؤ دوگنا چوگنا بڑھتا ہوا۔
- اس سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ سود کھانے میں تو کوئی حرج نہیں لیکن اس کو دوگنا چوگنا بنانے اور کھانے سے روکا گیا ہے۔ اَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً سے محض صورت حال کی تصویر اور اس کے گھناؤنے پن کو نمایاں کرنا مقصود ہے (قرآن میں اس کی کئی مثالیں موجود ہیں جیسے وَلاَ تَشْتَرُواْ بِآيَاتِي ثَمَناً قَلِيلاً ، وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ -
- حرمتِ سود کا قانون- انسانی جذبہ ہمدردی کے خلاف ہونے، حرص و بخل اور تن آسانی کے سفلی جذبات کے پرورش پانے، بغض و حسد اور باہمی منافرت و عناد پیدا ہونے کی وجہ سے بنایا گیا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَاۡكُلُوا الرِّبٰٓوا اَضۡعَافًا مُّضٰعَفَةً ‌ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۚ‏ ﴿۱۳۰﴾

- سود پر چلنے والے اقتصادی نظام کی مذمت
- سود والے مال میں ہر طرح کا تصرف حرام ہے۔ (ایسا نہیں کہ لینا حرام ہے اور دینا حلال ہے)
- جنگ کے بعد کے سخت معاشی حالات میں سود خوری کے رواج پانے کا خطرے کا سد باب (جنگ بدر و احد کے بیان کے بعد سود کے حکم کی یاد دہانی اس حقیقت کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ عموماً انسانی معاشرے جنگ کے زمانے کے بعد ناجائز کاروبار خصوصا سود خوری، شروع کر دیتے ہیں)
- اسلامی معاشرے کا ایمان، اقتصادی معاملات میں الٰہی قوانین کو قبول کرنے کی بنیاد ہے۔
- ایمانی معاشرے میں سود خوری سے پرہیز، اس معاشرہ کے تقویٰ اپنانے کی علامت ہے۔
- یہ سود خوری کا تقویٰ کے ساتھ سازگار نہ ہونا ہے
- اسلام کے اقتصادی نظام کو رہ بہ عمل لانے کیلئے، تقویٰ پشت پناہ ہے۔
- فلاح و بہبود اور کامیابی کو پانے کیلئے تقویٰ کی مراعات کا لازمی ہونا
- اللہ کا تقویٰ، دشمنان دین پر کامیابی کا راز ہے نہ کہ سود کے ذریعے اقتصادی نظام کو مستحکم کر لینا

وَ سَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾

وَ سَارِعُوْٓا - اور دوڑو

اِلٰى مَغْفِرَةٍ - ایک مغفرت کی طرف جو

مِّنْ رَّبِّكُمْ - تمہارے رب (کی طرف) سے ہے

وَ جَنَّةٍ - اور ایک ایسی جنت کی طرف

عَرْضُهَا - جس کی چوڑائی

عرض - چوڑائی

السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ - آسمان اور زمین ہیں

اُعِدَّتْ - وہ تیار کی گئ

لِلْمُتَّقِيْنَ - تقویٰ کرنے والوں کے لیے

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِى السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ۚ

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ - وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں

فِى السَّرَّآءِ - خوشی میں

اَلسَّرَّاء - خوشی، شادمانی، فراخی، خوشحالی

وَ الضَّرَّآءِ - اور تکالیف میں

اَلضَّرَّآء - تنگدستی، تکلیف

وَ الْكٰظِمِيْنَ - اور جو روکنے والے ہیں

كَظَمَ يَكْظِمُ ، كَظْمًا - ضبط کرنا، روکنا، پی جانا

الْغَيْظَ - غیظ کو

كَاظِم - ضبط کرنے والا (فاعل)

وَ الْعَافِيْنَ - اور جو درگزر کرنے والے ہیں

عَفَا يَعْفُو ، عَفْوٌ - معاف کرنا

عَافٍ - معاف کرنے والا (فاعل)

عَنِ النَّاسِ - لوگوں سے

وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ - اور اللہ پسند کرتا ہے محسنین کو

وَ سَارِعُوۡۤا اِلٰی مَغۡفِرَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَ جَنَّۃٍ عَرۡضُہَا السَّمٰوٰتُ وَ الۡاَرۡضُ ۙ اُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِیۡنَ
﴿۱۳۳﴾ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ فِی السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ وَ الۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰہُ
یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۳۴﴾

دوڑ کر چلو اس راہ پر جو تمہارے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف جاتی ہے جس کی وسعت زمین اور آسمانوں جیسی ہے، اور وہ ان خدا ترس لوگوں کے لیے مہیا کی گئی ہے - جو ہر حال میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں خواہ بد حال ہوں یا خوش حال، جو غصے کو پی جاتے ہیں اور دوسروں کے قصور معاف کردیتے ہیں۔۔ ایسے نیک لوگ اللہ کو بہت پسند ہیں

And vie one with another for forgiveness from your Lord, and for a paradise as wide as are the heavens and the earth, prepared for those who ward off (evil);– Those who spend (freely), whether in prosperity, or in adversity; who restrain anger, and pardon (all) men;- for Allah loves those who do good;

محمد اقبال

وَ سَارِعُوۡۤا اِلٰی مَغۡفِرَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَ جَنَّۃٍ عَرۡضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الۡاَرۡضُ ۙ اُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۱۳۳﴾ۙ

ایک مومن کا اصل ہدف

- دنیا پرستی (سود) میں پڑ کر دوگنا، پانچ یا دس گنا حاصل کر لینا۔ لیکن یہ نفع بہرحال اسی زندگی تک محدود رہے گا۔ اس کے برعکس اگر اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کروگے تو اس کے بدلے میں خدا کی مغفرت کے حق دار اور اس کے نتیجے میں ایسی وسیع جنت کے وارث ٹھہروگے جس کی وسعت کے آگے تمام آسمانوں اور پوری زمین کی وسعت گرد ہو کے رہ جائے گی
- اب **مسلمانوں کو ترغیب** ۔ کہ محدود زندگی کا محدود نفع جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور ناراضی ہے کی بجائے ابدی زندگی کی نہ ختم ہونے والی بادشاہی حاصل کرنے کے لیے مقابلہ کرو
- "جان رکھو کہ یہ دنیا کی زندگی، لہو و لعب، زینت، باہمی تفاخر، مال و اولاد کی کثرت میں ایک دوسرے کا مقابلہ، اس کی تمثیل اس بارش کی ہے جس کی اگائی ہوئی نباتات کسانوں کے دل موہ لیں۔ پھر وہ خشک ہو کر رہ جائیں پھر تو دیکھے ان کو زرد، پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جائے اور آخرت میں سخت عذاب بھی ہے اور اللہ کی طرف سے مغفرت اور خوشنودی بھی ہے اور یہ دنیا کی زندگی محض دھوکے کی ٹٹی ہے۔ مسابقت کرو اپنے رب کی مغفرت اور ایک ایسی جنت کی طرف جس کا عرض آسمان و زمین کی طرح ہے یہ ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر پختہ ایمان رکھتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے، وہ دے گا جس کو چاہے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے (حدید :20-21)

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾

متقین کی مزید خصوصیات

- **پہلی صفت - انفاق**: متقی لوگ ہر طرح کے حالات میں اللہ کے راستے میں خرچ کرنے پر کمر بستہ رہتے ہیں۔ وہ تنگ دست ہوں تو پیٹ کاٹ کر اور خوشحال ہوں تو دوسروں سے آگے بڑھ کر خرچ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آپ ﷺ نے افضل صدقے کے بارے میں بتایا" سب سے افضل صدقہ اس شخص کا ہے جو خود ایک بے مایہ آدمی ہے۔ گھر میں بھوک ناچتی ہے لیکن پھر بھی وہ پیٹ کاٹ کر اپنے ایک ایسے عزیز کی ضرورت پوری کرتا ہے جو اس کا دشمن ہے اور اس کا نام لینا بھی پسند نہیں کرتا "

- **دوسری صفت** - یہ لوگ غصہ پی جانے والے ہیں۔ بظاہر یہ ایک معمولی بات معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت میں انسانی سیرت و کردار کی تعمیر میں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔

- **تیسری صفت**- لوگ کو معاف کرنا: عفو و درگزر کی وسعتیں بھی بے کنار ہیں۔ آپ ﷺ نے عفو و درگزر اور احسان کے حوالے سے بھی لوگوں کو بلند پایہ تعلیم دی

صِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَأَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ... جو شخص آپ سے قطع تعلق کرے آپ اس سے ملیں جو آپ سے روکے آپ اسے عطا کریں اور جو آپ پر ظلم کرے آپ اس کو معاف کردیں اور جو آپ کے ساتھ برائی کرے آپ اس پر احسان کریں

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠

وَالَّذِيْنَ -اور وہ لوگ جو

اِذَا فَعَلُوْا - جب کبھی کرتے ہیں

فَاحِشَةً - کوئی فحش کام

فاحشہ - حد سے بڑھی ہوئی برائی - ایسی برائی جسکا اثر دوسروں پر ہو

اَوْ ظَلَمُوْٓا - یا ظلم کرتے ہیں

اَنْفُسَهُمْ -اپنے آپ پر

ذَكَرُوا اللّٰهَ - (تو) وہ لوگ یاد کرتے ہیں اللہ کو

فَاسْتَغْفَرُوْا - پھر مغفرت چاہتے ہیں

لِذُنُوْبِهِمْ - اپنے گناہوں کی

وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۟ۖ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾

وَمَنْ - اور کون

يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ - بخشتا ہے گناہوں کو

اِلَّا اللّٰهُ - سوائے اللہ کے

وَلَمْ يُصِرُّوْا - اور وہ ہرگز نہیں اصرار کرتے

أَصَرَّ يُصِرُّ ، إصرارًا - اصرار کرنا (IV)

عَلٰى مَا - اس پر جو

فَعَلُوْا - انہوں نے کیا

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ - اس حال میں کہ وہ جانتے ہوں

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠
وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۣ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰي مَا فَعَلُوْا وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ ١٣٥

اور جن کا حال یہ ہے کہ اگر کبھی کوئی فحش کام ان سے سرزد ہو جاتا ہے یا کسی گناہ کا ارتکاب کرکے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو معاً اللہ انھیں یاد آجاتا ہے اور اس سے وہ اپنے قصوروں کی معافی چاہتے ہیں۔۔ کیونکہ اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہو اور وہ دیدہ و دانستہ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے۔

And those who, having done something to be ashamed of, or wronged their own souls, earnestly bring Allah to mind, and ask for forgiveness for their sins,- and who can forgive sins except Allah?- and are never obstinate in persisting knowingly in (the wrong) they have done.

محمد اقبال

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠

انفاق کی راہ کی ایک اور مزاحمت

- انفاق فی سبیل اللہ کے راستے کی ایک بڑی رکاوٹ سرمایادارانہ ذہنیت ہے کہ زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی خواہش انسان سے اعلیٰ انسانی اقدار چھین لیتی ہے ۔ اسی لیے اس راستے کی بڑی رکاوٹ یعنی سود کا ذکر فرمایا، اس پر تنبیہ فرمائی، عذاب کی تہدید سنائی تاکہ لوگ اس برائی سے بچ سکیں
- اسی طرح انفاق کے راستے کی ایک دوسری بڑی رکاوٹ بدکاری اور عیاشی کی لت لگ جانا ہے۔ آوارگی، غلط صحبت ، عیاشی، بے حیائی اور بدکاری اس زنجیر کی کڑیاں ہیں جن کو انسان ایک ایک کر کے اختیار کرتا ہےاور برائی کے اس راستے پر بڑھتا چلا جاتا ہے جو جہنم کی طرف جانے والا ہے
- یہاں انسانی فطرت کی اس رعایت کا ذکر کہ انسان سے گناہ کے کام ہوں گے وہ اپنے اوپر ظلم کرے گا لیکن اللہ کے ان بندوں میں اللہ کا تقویٰ کرنے والے کوئی گناہ سرزد ہونے پر فوراً استغفار کی طرف لپکتے ہیں اوراس سے معافی مانگتے چلے جاتے ہیں۔ کہ اس کے سوا کوئی اور در ہے ہی نہیں
- متاعِ بے بہا ہے دردو سوزِ آرزومندی   متاعِ بندگی دے کر نہ لوں شانِ خداوندی

أُولَٰٓئِكَ جَزَآؤُهُم مَّغۡفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمۡ وَجَنَّٰتٌ تَجۡرِي مِن تَحۡتِهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَاۚ وَنِعۡمَ أَجۡرُ ٱلۡعَٰمِلِينَ ١٣٦

أُولَٰٓئِكَ جَزَآؤُهُم - (یہ) وہ لوگ ہیں جن کی جزا

مَّغۡفِرَةٌ - مغفرت ہے

مِّن رَّبِّهِمۡ - ان کے رب (کی طرف) سے

وَجَنَّٰتٌ تَجۡرِي - اور ایسے باغات ہیں کی جاری ہیں

مِن تَحۡتِهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُ - جن کے نیچے سے نہریں

خَٰلِدِينَ فِيهَا - (وہ لوگ) ہمیشہ رہیں گے اس میں

وَنِعۡمَ - اور کیا ہی اچھا ہے

أَجۡرُ ٱلۡعَٰمِلِينَ - عمل کرنے والوں کا اجر

أُولَٰٓئِكَ جَزَآؤُهُم مَّغۡفِرَةٞ مِّن رَّبِّهِمۡ وَجَنَّٰتٞ تَجۡرِي مِن تَحۡتِهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُ خَٰلِدِينَ
فِيهَاۚ وَنِعۡمَ أَجۡرُ ٱلۡعَٰمِلِينَ ١٣٦

ایسے لوگوں کی جزا ان کے رب کے پاس یہ ہے کہ وہ ان کو معاف کر دے گا
اور ایسے باغوں میں انہیں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اور
وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے کیسا اچھا بدلہ ہے نیک عمل کرنے والوں کے لیے

For such the reward is forgiveness from their Lord, and Gardens with rivers flowing underneath,- an eternal dwelling: How excellent a recompense for those who work (and strive)!

محمد اقبال

قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ سُنَنٌ ۙ فَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۱۳۷﴾

قَدۡ خَلَتۡ - یقیناً گذر چکے ہیں

مِنۡ قَبۡلِكُمۡ - تم سے پہلے

سُنَنٌ - بہت سے طریقے (واقعات)

فَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ - تو تم چلو پھرو زمین میں

فَانۡظُرُوۡا - پھر دیکھو

كَيۡفَ - کیسے

كَانَ عَاقِبَةُ - تھا انجام

الۡمُكَذِّبِيۡنَ - جھٹلانے والوں کا

سنن - راہیں، طریقے، واقعات - یہاں مراد مختلف قوموں کے عروج و زوال

سَارَ یَسِیۡرُ ، سَیۡرًا - سیر کرنا، چلنا پھرنا

عَاقِبَة - عاقبت، انجام

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٨﴾

هٰذَا بَيَانٌ - یہ ایک (بیان) خطبہ ہے

لِّلنَّاسِ - لوگوں کے لیے

وَ هُدًى - اور ہدایت ہے

وَّ مَوْعِظَةٌ - اور ایک نصیحت ہے

وَعَظَ يَعِظُ ، وَعْظًا - نصیحت کرنا

مَوْعِظَة - نصیحت

لِّلْمُتَّقِيْنَ - تقویٰ کرنے والوں کے لیے

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُكَذِّبِينَ ﴿١٣٧﴾ هَٰذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِلْمُتَّقِينَ ﴿١٣٨﴾

تم سے پہلے بہت سے دور گزر چکے ہیں، زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ ان
لوگوں کا کیا انجام ہوا جنھوں نے (اللہ کے احکام و ہدایت کو) جھٹلایا۔
یہ لوگوں کے لیے ایک صاف اور صریح تنبیہ ہے اور جو اللہ سے ڈرتے ہوں اُن
کے لیے ہدایت اور نصیحت

Systems have passed away before you. Do but travel in the land and see the nature of the consequence for those who did deny (the messengers)
This is a declaration for mankind, a guidance and an admonition unto those who ward off (evil)

محمد اقبال

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۳۷﴾

سود خوری کی ممانعت اور اللہ کی راہ میں انفاق کی دعوت کے بعد۔تنبیہ و تہدید

- سُنَنٌ ۔ سنت کی جمع ہے۔ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کے وہ ضابطے اور قاعدے ہیں جن کے تحت وہ قوموں کے ساتھ معاملہ کرتا ہے اور اس کی مثالیں ساری دنیا میں بکھری ہوئی ہیں
- ایک قوم اگر اللہ تعالیٰ کے احکام و ہدایات کی تعمیل اور اس کے بھیجے ہوئے رسولوں کی پیروی کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو برومند اور کامیاب کرتا ہے
- اس کے برعکس اگر کوئی قوم خدا کے احکام و قوانین کی نافرمانی اور اس کے رسولوں کی تکذیب کرتی ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کو تباہ کر دیتا ہے
- جزیرہ عرب میں چل پھر کر دیکھو اور ان علاقوں میں بھی دیکھو جہاں تم اپنے کاروان تجارت لے کر جاتے ہو، تمہیں اندازہ ہو جائے گا کہ اللہ کے ضابطے کبھی نہیں بدلے۔
- انسانی معاشروں کے معاشرتی اور تاریخی حوادث ثابت کا علم محفوظ ہے پس ان قوانین کو جاننے کے بعد مستقبل کی معاشرتی تبدیلیوں کے بارے میں پیشگوئی کی جا سکتی ہے